www.sirat-e-mustaqeem.com

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

سنہ ۱۳۳۸ھ
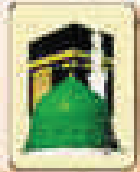
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا ہر کافِر ملعون ہے؟

عرض: ہر کافر ملعون (یعنی لعنتی) ہے؟

ارشاد: ہاں عِندَ اللّٰہ جو کافر ہے قطعاً **ملعون** ہے۔ کسی خاص کا نام لیکر پوچھا جائے گا ہم اسے ملعون نہ کہیں گے ممکن ہے کہ توبہ کرلے اور اگر عام کفار کی بابت سوال ہوا تو **ملعون** کہیں گے۔

اللّٰہ و رسول کی محبت کیسے حاصل کی جائے؟

عرض: خدا اور رسول عزجلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو؟

ارشاد: **تلاوتِ قرآنِ مجید** اور **دُرود شریف** کی کثرت اور **نعت شریف** کے صحیح اشعار **خوش اِلحانوں** (یعنی سریلی آواز والے) سے بکثرت سُننے اور **اللّٰہ** و رسُول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نعمتوں اور رحمتوں میں جو اس پر ہیں، **غور** کرے۔

پوسٹ کارڈ پر اسم جلالت "اللّٰہ" لکھنا کیسا؟

ایک روز برادرم مولانا حسنین رضا خاں صاحب (سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھتیجے) برائے جواب کچھ استفتا سنا رہے تھے اور جواب لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر اسمِ جلالت لکھا گیا

اس پر **ارشاد** فرمایا: "یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (1) اسمِ جلالت **اللّٰہ** اور (2) محمد اور احمد اور (3) نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: "حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام یا اسمِ جلالت کی جگہ مولیٰ تعالیٰ۔"

لفظ "شَہر" کس کے ساتھ بولیں؟

عرض: لفظِ شہر ہر مہینہ کے ساتھ بولا جاتا ہے یا نہیں، یہ کہہ سکتے ہیں: "شَهر رجب المرجب"

ارشاد: نہیں، یہ لفظ ان تینوں مہینوں کے لئے ہے۔ شهر ربيع الاول، شهر ربيع الآخر، شهر رمضان المبارك۔

(روح المعانی الجز الثانی تحت الاية ١٨٥، سورة البقرة، ص٦٢٤)

اللہ میاں کہنا کیسا؟

عرض: حضور "**اللّٰہ** میاں" کہنا جائز ہے یا نہیں؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

ارشاد : زبانِ اُردو میں لفظِ **میاں** کے تین معنی ہیں، ان میں سے دو ایسے ہیں جن سے شانِ اُلُوہیت **پاک ومُنزَّہ** ہے اور ایک کا صِدق ہوسکتا ہے۔ تو جب لفظ دو خبیث معنوں میں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا، اور شرع میں وارِد نہیں تو ذاتِ باری پر اس کا اِطلاق **ممنوع** ہوگا۔ اس کے **ایک** معنی مولیٰ، **اللّٰہ** تعالیٰ بے شک مولیٰ ہے، **دوسرے** معنی شوہر، **تیسرے** معنی زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔

جشنِ ولادت کا چراغاں

عرض : میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی پنج شاخہ مشعل)، فانوس [1]، فروش [2] وغیرہ سے زیب وزینت **اِسراف** ہے یا نہیں؟

ارشاد : علما فرماتے ہیں:

لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ

یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔ت

(ملخصاً، تفسیر کشاف، سورۃ الفرقان تحت الآیۃ ٦٧، ج٣، ص٢٩٣)

جس شے سے تعظیمِ ذکر شریف مقصود ہو، **ہرگز ممنوع نہیں ہوسکتی۔**

ایک ہزار شمعیں

اِمام غزالی (علیہ رحمۃ اللہ الوالی) نے اِحیاءُ العلوم شریف میں سید ابوعلی رود باری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندۂ صالح نے مجلسِ ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں **ایک ہزار شمعیں** روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر **واپس** جانے لگے۔ بانیِ مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو **شمع** مَیں نے غیرِ خدا کے لئے روشن کی ہو وہ **بجھا** دیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع **ٹھنڈی نہ ہوتی۔**

(احیاء علوم الدین، الجز الثانی کتاب اداب الاکل، فصل یجمع ادابا ......الخ ،ص٢٦)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی فضیلت

عرض : تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے؟

[1]: ایک قسم کا شمع دان جس پر پنجرے کی شکل کا باریک کپڑا یا کاغذ چڑھا ہوتا ہے جو گھمانے یا ہوا کے زور پر گردش کرتا ہے۔ [2]: یہ فرش کی جمع ہے۔ یعنی چونے وغیرہ سے زمین کی سطح ہموار کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

جہاز میں بیانات

جہاز اور کامران میں تقریباً روزانہ میرے بیانات ہوتے جس میں اکثر مَناسِکِ حج کی تعلیم ہوتی اور وہ جو ہمیشہ میرے بیان کا مقصودِ اعظم رہتا ہے یعنی ''تعظیمِ شانِ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔'' ایک بہت بڑا رئیس بھی جہاز میں تھا، شریکِ وَعظ ہوتا، مسائل سنا کرتا مگر تعظیمِ شانِ اقدس کے ذکر کے وقت اس کے چہرہ پر بَشاشَت (یعنی خوشی) کی جگہ کُدُورت (کُدُ و۔رَت، یعنی ناپسندیدگی) ہوتی، میں سمجھا وہابی ہے۔ دریافت کئے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی کا مرید ہے۔ اس روز میں نے رُوئے سُخن (یعنی بات کا رُخ) ردِّ وہابیہ وگنگوہی کی طرف پھیرا، جبراً قہراً سنتا رہا مگر دوسرے دن سے بیان میں نہ آیا، میں نے حَمد کی کہ جلسہ پاک ہوا۔

اِستِغاثہ کی بَرَکت

اب یہاں کامران میں نو دن ہو چکے۔ کل جہاز پر جانا ہے۔ دفعۃً رات کو میرے سب ساتھیوں کو دردِ شِکَم (یعنی پیٹ کا درد) واِسْہال (اِس۔ہال، یعنی پیچش) عارض (یعنی لاحق) ہوا، میرے درد تو نہ تھا مگر پانچ بار اِجابت (یعنی رفع حاجت) کو مجھے جانا ہوا، دن چڑھ گیا اور ڈاکٹر کے آنے کا وقت ہوا، باہر تُرکی مرد اور اندر عورتوں کو تُرکیہ عورت روزانہ آکر دیکھا کرتے۔ میرے بھائی ننھے میاں سلمہ (یعنی علامہ محمد رضا خان علیہ رحمۃ الحنان) کو اندیشہ ہوا اور عزم کر لیا کہ اپنی حالتوں کو ڈاکٹر سے کہہ دو۔ مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: اگر بیمار سمجھ کر روک لئے گئے اور حج کا وقت قریب ہے مَعَاذَ اللّٰہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو کیسا خسارہ (یعنی نقصان) ہوگا۔ کہا: ''اب ڈاکٹر اور ڈاکٹرنی آتے ہوں گے اگر انہیں اطلاع ہوئی تو ہمارا نہ کہنا اِخفا (یعنی پوشیدگی) میں نہ ٹھہرے گا؟'' میں نے کہا: ''ذرا ٹھہرو! میں اپنے حکیم سے کہہ لوں۔'' مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں پڑھیں اور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِستِمداد (یعنی مدد طلب) کی کہ دفعۃً سامنے سے حضرت سید شاہ غلام جیلانی صاحب سجادہ نشین سرکار بانسہ شریف کہ اولادِ اَمجادِ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے اور بمبئی سے ہمارا ان کا ساتھ ہو گیا تھا، سامنے سے تشریف لائے۔ ان کی تشریف آوری فالِ حَسَن (یعنی نیک شگون) تھی۔ میں نے ان سے بھی دُعا کو کہا، انہوں نے بھی دعا فرمائی۔ مجھے مکان سے باہر آئے شاید دس منٹ ہوئے ہوں گے، اب جو مکان میں جا کر دیکھا بِحَمْدِ اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سب کو ایسا تَندُرُست (تَن۔دُ رُست) پایا کہ گویا مَرَض ہی نہ تھا، درد وغیرہ کیسا! اس کا ضُعف بھی نہ رہا۔ سب ڈھائی تین میل پیا دہ (یعنی پیدل) چل کر سَمُنْدَر (سَمُن۔دَر) کے کنارے پہنچے۔

غیب سے مدد

جَدہ شریف میں جب جہاز پہنچا حجاج کی بے حد کثرت اور جانے کا صِرف ایک راستہ جو دوطرفہ ٹَٹِّیوں (ٹَٹ۔ٹِیوں، یعنی بانس یا سرکنڈوں وغیرہ سے بنائی گئی دیواروں) سے بہت دور تک مَحْدُود (یعنی گھرا ہوا)۔ بھلا ایسی حالت میں کس طرح گزر ہو! زَنانی سواریاں ساتھ۔ پانچ گھنٹے اسی اِنتظار میں گذر گئے کہ ذرا ہجُوم کم ہو تو سواریوں کو لے چلیں لیکن اس وقت سلسلہ مُنْقَطِع (مُن۔قَطِع) (یعنی ختم) نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ یہاں تک کہ دوپہر قریب ہو گیا۔ دھوپ اور بھوک اور پیاس سب باتیں جمع تھیں کہ ننھے میاں اور سب لوگ نہایت پریشان! جب بہت دیر ہوگئی تو ننھے میاں اور حامد رضا خاں نے مجھ سے آ کر کہا: یہاں آخر کب تک بھوکے پیاسے دھوپ میں کھڑے رہیں گے؟ میں نے کہا: تمہیں جلدی ہے تو جاؤ، میں تاوقتیکہ بھیڑ کم نہ ہو، زنانی سواریوں کو نہیں لے جاؤں گا۔ اب کس کی مجال تھی جو کچھ کہتا، مجبوراً خاموش ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک عربی صاحب جن کو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، میرے پاس تشریف لائے اور بعد سلام علیک پہلا لفظ یہ فرمایا: ''یَا شَیْخُ مَا لِی اَرَاکَ حَزِیْنًا کیا سبب ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟'' میں نے عرض کیا: ''پریشانی ظاہر ہے، ہمارے ساتھ میں مستورات ہیں اور مردوں کا یہ کثیر ہجوم، ہمیں پانچ گھنٹے یہیں کھڑے ہوگئے۔'' فرمایا: ''اپنے مردوں کا حَلْقَہ (حَل۔قَہ) بنا کر عورتوں کو درمیان میں لے لو اور میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔'' غرض حلقہ میں عورتوں کو لے کر ان عربی صاحب کے پیچھے ہو لئے۔ ہم نے دیکھا کہ راستہ بھر ہمارے شانے (یعنی کندھے) سے بھی کسی غیر شخص کا شانہ نہیں لگا۔ جب راستہ طے ہوا فوراً وہ عربی صاحب نظروں سے غائب ہوگئے۔

المدد یارسولَ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

جَدَّہ پہنچتے ہی مجھے بخار آ گیا اور میری عادت ہے کہ بخار میں سردی بہت معلوم ہوتی ہے۔ محاذاتِ یَلَمْلَم [1] سے

[1]: یعنی: یَلَمْلَم پہاڑ کے سامنے، پاک و ہندوالوں کے لئے میقات (یعنی احرام باندھنے کا مقام) کوہِ یَلَمْلَم کی محاذات ہے یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۳۱)